بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر —— یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۱	۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۶ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۲ ھ	۱۱ ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کا ٹمپریچر کل ۱۰ بجے صبح کے قریب ۹۸.۴ ہو گیا تھا لیکن ۱۲ بجے دن کے ۱۰۰ ہو گیا۔ اور بعد دوپہر ۱۰۱ ہو گیا۔ اور رات کے وقت ۱۰۲.۴ تک بھی پہونچ گیا۔ اور آج صبح ۵½ بجے ۹۹.۵ تھا۔ سوا سات بجے ۹۹.۹ ٹمپریچر تھا۔ آج رات کو کئی راتوں کے بعد ۳½ گھنٹے گہری نیند آئی۔ کھانسی کل دن بھر تکلیف دہ رہی لیکن رات بہت کم اٹھی۔ شخنہ کا درد کل دن میں بھی تھا۔ اور رات کے وقت زیادہ ہو گیا اور رات کے پہلے حصہ میں تکلیف اور بے چینی کا موجب رہا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو تا حال درد سر اور ضعف کی شکایت ہے احباب ..

روزنامہ الفضل قادیان —— ۶ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

اسلامی زندگی کے احیاء کی تحریک

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ بعض دردمند مسلمانوں نے علی گڑھ میں ایک نئی تنظیم قائم کرنے کا اعلان کیا ہے اس تحریک کے شروع میں مسلمانوں کے موجودہ اخلاق و معاشرت اور سیاست کی خرابیوں پر ماتم کرنے کے بعد بتایا ہے کہ جب تک مسلمان خالص اسلامی اخلاق و روحانیت اختیار نہ کرے گا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کو دلیل نہ بنائے گا۔ اس کو کسی اعتبار سے فلاح نصیب نہیں ہو گی۔ اس تحریک کی غرض یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو غایت اور عمل میں محمد رسول اللہ کے راستہ پر لائے۔ اور نوجوانوں کے فہم و فکر۔ عقائد و تخیلات اور کردار عمل کو اسلامی بنایا جا سکے۔ یہ غرض اور اس کے بعد ممبر ہونے کے لئے جو ہدایات شائع کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ ہر ممبر سیرت نبوی کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرے۔ قرآن مجید روزانہ بالالتزام پڑھا کرے۔ رات کو سوتے وقت۔ اور صبح کو اٹھتے وقت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سوچ کر پڑھا کرے۔

اپنی آمدنی کا ایک مقررہ حصہ مسلمانوں کی بہبود میں صرف کرے۔ وغیرہ وغیرہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کی خوبی میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ تحریک کی نیک نیتی اور مقاصد و اغراض کی خوبی کے باوجود اس کو راہ فلاح نہیں کہا جا سکتا۔ اس قسم کی کئی تحریکات آج تک مسلمانوں میں جاری ہوئیں۔ اور مٹ گئیں بعض اس وقت زندہ بھی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی حالت بدستور ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلامی زندگی کے احیاء کا کام انجمنوں اور سوسائٹیوں کا کام نہیں۔ بلکہ مامورین الٰہی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خوشخبری دی۔ کہ اسلام میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کی بعثت ہوتی رہے گی۔ اس بعثت کی غرض و غایت یہی تھی کہ اسلامی زندگی کا احیاء مسلمانوں میں قائم رکھا جا سکے۔ یہ ایک امتیاز تھا۔ جو اسلام کو ادیان باطلہ سے ممتاز کرنے کے لئے رکھا گیا۔ اور اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجددین مبعوث ہوتے بھی رہے۔ اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں اپنا کام کرتے ہوئے اسلامی زندگی کا احیاء کرتے رہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان فوز و فلاح کے اس یقینی راستہ اور اللہ تعالیٰ کے مجوزہ رستہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اس آسمانی نور سے آنکھیں بند کر کے اندھیرے میں ٹاک ٹوئیے مار رہے ہیں۔ آج ان کی حالت بعینہٖ اس شخص کی ہے۔ جو سمندر میں ڈوب رہا ہو اور اضطراب کے عالم میں سہارا پانے کے لئے چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہو۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ اس طرح وہ ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

اس زمانہ کے مجدد و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔"

ایک نہایت ضروری یاددہانی

احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز درازی عمر کے لئے بالالتزام دعا جاری رکھیں۔ صدقات دیں خواہ انفرادی طور پر اور خواہ اجتماعی طور پر اور جو روزے رکھ سکیں۔ وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھتے جائیں۔ اور تہجد میں دعائیں کریں۔

۱۱ جون۔ بروز جمعہ اجتماعی طور پر بھی دعا کی جائے۔

ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ احباب اس بارہ میں ہرگز کوتاہی نہ کریں گے۔

دلائل کا اصرار اور تکرار

انسان تنوع پسند واقع ہوا ہے۔ وہ یہ کبھی بھی پسند نہیں کرے گا۔ کہ وہ ہمیشہ ایک ہی قسم کا کھانا کھاتا رہے۔ یا ایک ہی قسم کا لباس استعمال کرتا رہے۔ اور ایک ہی قسم کے تمدن میں وہ اپنی ساری زندگی گزار دے۔ یہی حال انسانی دماغ کا ہے۔ کسی چیز کے سوچنے سمجھنے اور سمجھانے کیلئے وہ ہمیشہ ہی ایک سے زیادہ طریقوں کو استعمال کرنے پر مجبور ہوگا۔ مذہب کی تبدیلی کوئی آسان مرحلہ نہیں ہوتا۔ جسے بغیر سوچے سمجھے انسان گزر سکے۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ نے خود کسی کے دل پر اپنے تصرف خاص سے اس حقیقت کو القا کر دے۔ ورنہ اس کے لئے ایک لمبے غور۔ فکر اور تدبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام ان غلط نقوش کو مٹا کر ان صحیح اور حقیقی نقوش کا قائم کرنا ایک متواتر مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے۔ کئی ایک زاویہ نگاہ سے اس حقیقت کو دکھانے اور پھر اس کے منوانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر حقیقت کسی اجنبی کے دل اور دماغ میں ہمیشہ کے لئے مستقل جڑیں قائم نہیں کر سکتی۔ اس جدوجہد میں سختی سے سخت، مقابلہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ایک مخالف طاقت ان کوششوں کو ناکام کرنے کے لئے پوری سختی سے کام کر رہی ہوتی ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کامیابی کی صورت بھی وہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں مخالفت شدت کی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں زیادہ تکرار کے ساتھ سمجھانے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اور حقیقت سے واقف کرانے کے زیادہ امکانات بھی انہی حالات میں ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ "صداقت وہی قبول کرتے ہیں۔ جو لڑتے ہیں مقابلہ کرتے ہیں۔ اور یہ لڑائی اور مقابلہ دو طرق سے ہی ہوتا ہے یا تو کوئی فطرۃً مخالف ہو۔ اور یا پھر دلائل کا اصرار اور تکرار کر کے اسے توجہ کرنے پر مجبور کر دیا جائے" (خطبہ جمعہ ۲۱ ۔۔۔ ۱۹۳ ء)

اور اس صورت میں کہ انسان کی طبیعت میں تنوع پسندی ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ دلائل معلوم ہوں۔ جنہیں ہم اصرار اور تکرار کے ساتھ پیش کر سکیں۔ اور حق کے منوانے میں کامیاب ہو سکیں۔ اور اپنی کوششوں کو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز بنا سکیں۔ اس کے ہر اعتراض اور اس کی تردید کا جاننا ہمارے لئے از بس ضروری ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احباب کی کوششوں کو زیادہ مفید بنانے کی غرض سے منظم طریق پر باقاعدہ ایک تبلیغی ٹریننگ کورس مقرر کیا ہے۔ جو انشاء اللہ مسلسل تین سہ ماہی امتحانوں میں ختم کیا جائیگا۔ امید ہے احباب کثرت سے اس سلسلہ امتحانات میں شامل ہوں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دعوۃ الامیر کا دوسرا امتحان صہ ۹۹ تا صہ ۱۹۶ میں سے ۲۵ جولائی کو ہوگا۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

غرباء کے لئے فراہمی گندم کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرماتے وقت فرمایا تھا۔ میں ایک سو من غلہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ گزشتہ سال اس فنڈ میں ۵۰۰ من غلہ جمع ہوا تھا۔ ایک سو من غلہ میں دے دوں گا۔ باقی چودہ سو من کا جماعت کے دوستوں کے لئے مہیا کرنا کوئی ایسی چیز نہیں جو مشکل ہو۔ حضور نے ایک سو من غلہ اس فنڈ میں دے دیا ہے۔ جماعت کے مخلصین سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنا فرض ادا کریں۔ اور اپنے اپنے حصہ کا غلہ یعنی سال کے لئے جمع کردہ غلہ کا چالیسواں حصہ یا اسکی قیمت جلد ادا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کا ہر دوست اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دعا و صدقات

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کیطرف سے دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ گوشت غرباء مساکین اور کوڑھیوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ بعد نماز عشاء حضور کی صحت و درازئ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ خاکسار ضیاء آف ڈیرہ دون (۲) ۵ جون مسجد محلہ دارالبرکات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و درازئ عمر کے لئے تمام اہل محلہ نے دعا کی۔ اگلے روز مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک دنبہ صدقہ دیا گیا۔ ۷ جون کو انصار کی طرف سے بھی صدقہ دیا گیا۔ خاکسار رفیع محمد احمد زعیم دارالبرکات (۳) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی ہومیو ریلوے روڈ قادیان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کیطرف سے بطور صدقہ ۱۵ جون سے ۱۵ جولائی تک غرباء کو مفت ادویات دیں گے۔

عزت افزائی و ترقی

(۱) صوبیدار میجر شیر محمد صاحب لاہور چھاؤنی کو ملک معظم کے یوم پیدائش کی تقریب پر سردار بہادر کا خطاب ملا ہے۔ (۲) قاضی محمد رشید صاحب اپر ڈویژن اسسٹنٹ بمبئی خدا کے فضل سے سولین گزیٹڈ آفیسر کے عہدہ پر ترقی پا گئے ہیں۔ قاضی صاحب ایک مخلص احمدی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اور سلسلہ کی خاص تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں (۳) چوہدری فضل الرحمٰن صاحب نگاری لوکو ورکشاپ لاہور سینئر چارجمین کے عہدہ پر ترقی پا گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان ترقیات کو خود ان کے نیز سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

سپاس تعزیت

خاکسار کے پوتے عزیز محمد اقبال احمد کے بچے عزیز محمد افضال احمد کی وفات حسرت آیات پر احباب کی طرف سے تعزیت اور اظہار ہمدردی کے بے شمار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ خاکسار احباب کا شکر بذریعہ خطوط فرداً فرداً ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ گرامی قدر مہربانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار برکت علی لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

درخواست ہائے دعا

(۱) عبد المنان صاحب پسر بھائی محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۲) سید ولی اللہ شاہ صاحب دارالرحمت اپنی اور دیگر طلباء مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) محمود احمد صاحب قادیان نے منشی فاضل کا (۴) ملک بشیر احمد صاحب انجنیئرنگ کالج مغلپورہ نے سول انجنیئرنگ ڈگری کا فائنل امتحان دیا ہے۔ (۵) مولوی عبد الکریم صاحب پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم پائلاٹ کمیشن کے انٹرویو کے لئے انبالہ گئے ہیں۔ (۶) اہلیہ صاحبہ مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ بیمار ہیں (۷) محمد سرور خان اورنگ آباد کو بعض مشکلات درپیش ہیں (۸) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لنڈیانوالہ ضلع لائلپور کے بچے بیمار ہیں (۹) سید عمر شاہ کی صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ احباب سب کی صحت و کامیابی کے لئے دعا کریں:

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات ملک عزیز احمد صاحب

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

میری پیدائش سنہ ۱۸۹۸ء کی ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ اس وقت میں دس سال کا تھا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں میرے والد اہل و عیال سمیت دو ماہ کی رخصت لے کر قادیان آئے۔ قادیان میں ہمارے ٹھہرنے کے لئے وہ مکان تجویز ہوا جس میں آج کل حضرت پیر محمد منظور صاحب ہیں۔ ان ایام میں اس مکان کے مشرقی حصہ کی طرف جہاں قاضی اکمل صاحب کا مکان اور دفتر ریویو الفضل و مصباح وغیرہ رہا ہے۔ وہاں کوئی مکان نہ تھا۔ بلکہ وہاں حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کا کھیت ہوتا تھا۔ اور عموماً لوگ وہاں کوڑا کرکٹ پھینک دیا کرتے تھے۔ میں اس وقت چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور انگریزی جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر پڑھایا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایسے سب لڑکوں کو جو پڑھائی میں کمزور تھے رات کے وقت اکٹھا کرکے احمدیہ سکول کے کسی کمرہ میں جو ان دنوں ہائی سکول تھا پڑھایا کرتے تھے۔ میں بھی اس میں شامل ہو جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ رات کو جبکہ میں پڑھنے کے لئے جا رہا تھا۔ کہ اس جگہ جہاں اب قاضی اکمل صاحب کا مکان ہے مجھے خوف سا پیدا ہوا۔ اور اس کی وجہ سے مجھے کلاس روم تک پہنچتے پہنچتے اس قدر لرزہ طاری ہوا۔ کہ جناب نیر صاحب نے دو تین لڑکوں کو حکم دیا۔ کہ مجھے گھر پہنچا آئیں۔ چنانچہ جب میں گھر پہنچا۔ تو مجھ پر غشی طاری ہو گئی۔ اور دو دنوں تک ہوش نہ آیا۔ بہت تھوڑا عرصہ پہلے میرے بڑے بھائی کا انتقال ہوا تھا۔ اور والدہ صاحبہ کو بہت صدمہ تھا۔ اب میرے اس طرح بیمار پڑ جانے سے اور بھی اضطراب پیدا ہوا۔ چنانچہ وہ اسی وقت رات کے دس یا گیارہ بجے ہوں گے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس دوڑی گئیں۔ میں اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ میرے نانا حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم جو ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈاک کا کام کیا کرتے تھے۔ وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اسی تعلق کی بنا پر یا اس ہمدردی کے باعث جو آپ کو بنی نوع انسان کے ساتھ تھی۔ فوراً والدہ صاحبہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ اور مجھے دیکھ کر والدہ صاحبہ کو تسلی دی۔ مگر ساتھ ہی واپس جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اطلاع دی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ازراہِ شفقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارے ہاں تشریف لے آئے مجھے دیکھا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ مولوی صاحب آپ دوا دیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس وقت ہمارے مکان پر ہی دعا فرمائی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مجھے دوائی وغیرہ متواتر دیتے تا آخر مرض کا یہ حملہ چار روز تک رہا۔ مگر اس دوران میں بھی حضور علیہ السلام کو مجھ ناچیز کا خیال رہا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے میرا حال دریافت فرماتے رہتے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ حضور علیہ السلام ہی کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ میں زندہ ہو گیا۔ ورنہ جیسا کہ بعد میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ یہ بیماری بڑی خطرناک تھی۔

(۲)

میرے مکمل صحت یاب ہونے پر والد صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے برکت حاصل کرنے کے لئے دعوت طعام دی۔ غالباً رات کا وقت تھا والد صاحب نے جو نشست گاہ بنائی۔ وہ ایک سادہ فرش تھا۔ یعنی زمین پر دو سیاہ فوجی کمبل بچھا کر اوپر سفید چادر بچھا دی گئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول تشریف فرما ہوئے۔ کھانے کے وقت حضور علیہ السلام کے دائیں طرف اتفاق سے میں بیٹھ گیا اور میرے دائیں طرف حضرت والد صاحب مرحوم تھے۔ میں نے اس وقت دیکھا۔ کہ باوجود اس کے کہ دسترخوان پر کئی ایک کھانے چنے ہوئے تھے۔ مگر حضور علیہ السلام نے وہی کچھ کھایا۔ جو حضور علیہ السلام کے سامنے رکھا ہوا تھا حضور علیہ السلام مقدار میں بہت تھوڑا اور آہستہ آہستہ تناول فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد حضور علیہ السلام نے والد صاحب مرحوم کے رزق میں خیر و برکت کے لئے دعا فرمائی۔ اور واپسی پر میری پیٹھ پر اپنا دستِ شفقت بھی پھیرا۔

(۳)

رخصت گزارنے کے بعد جب حضرت والد صاحب مرحوم اپنی ملازمت پر قادیان سے واپس جانے لگے۔ تو اتفاق سے اسی دن حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی جو غالباً لاہور یا دہلی سے تشریف لا رہی تھیں۔ ان کے استقبال کے لئے پینس میں بیٹھ کر (جس کو خدام نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا) بٹالہ تک تشریف لے گئے اور بٹالہ کے اسٹیشن کے پار جانب شرق جو سرا ہے اور جس کے باہر ایک کنواں بنا ہے فروکش ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور علیہ السلام کے ہمراہ بعض اور خدام بھی تھے۔ چلنے سے قبل جب حضرت والد صاحب مرحوم حضور علیہ السلام سے جانے کے لئے اجازت طلب کرنے لگے۔ تو میں بھی ساتھ تھا۔ مجھے اس وقت گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے پیاس لگ رہی تھی۔ اور میں اپنے بچپن کے باعث وہیں پانی مانگ بیٹھا۔ والد صاحب مرحوم جب وہاں سے مجھے پانی پلانے کی غرض سے اٹھنے لگے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ بابو صاحب! آپ کہاں جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ لڑکے کو پانی پلانے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ آپ ٹھہریں پانی یہیں آ جاتا ہے۔ اس وقت حضور علیہ السلام نے ایک خادم کے ذریعہ پانی اور مصری منگوائی۔ اور شربت بنا کر مجھے پلایا۔ اس کے بعد والد صاحب مرحوم کو جانے کی اجازت بخشی۔ اس وقت جب حضور علیہ السلام نے شربت کا گلاس مجھے دیا۔ اور میں نے لے کر جب حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی۔ تو اس وقت کا جلوہ مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوا۔

(۴)

مجھے سنہ ۱۹۰۴ء کا ایک واقعہ بھی ابھی تک یاد ہے۔ اس وقت میں پہلی جماعت میں پڑھتا تھا حضرت میاں مبارک احمد صاحب مرحوم اور حضرت مولوی عبدالحی صاحب مرحوم میرے ہم مکتب تھے ہم تینوں اکٹھے بیٹھا کرتے تھے۔ مولوی سکندر علی صاحب بھینی والے ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن جبکہ حضور علیہ السلام نے ہمیں آکر دیکھا۔ کہ ہم نیچے فرش پر بیٹھے ہیں تو دوسرے روز ایک چھوٹی دری بچھا دی گئی۔

(۵)

بہشتی مقبرہ سے والی طرف حضور علیہ السلام کا باغ تھا جب حضور علیہ السلام اس میں تشریف لے جاتے۔ تو جس پھل کا موسم ہوتا اس کے ٹوکرے بھروا کر خدام کو کھلواتے۔ اور ساتھ

تردید قدامت روح و مادہ

از روئے وید شاستر

(۴)

گزشتہ نمبر میں آریہ سماج کے مسلمہ ویدوں کی اندرونی شہادتوں سے دکھا دیا۔ کہ وید آرین عقیدہ کے مصدق نہیں۔ بلکہ وہ جا بجا اسلامی عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ اور ان میں بالصراحت کہا گیا ہے۔ کہ یہ کائنات عالم نیست سے ہست ہوئی۔ اور یہ جو کچھ نظر آتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہی کے ید قدرت کا ظہور ہے۔ آج اس طور کے چند منتر اور بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد چند حوالجات آریہ سماج کے مسلمہ شاستروں سے بھی پیش کئے جائیں گے۔ تاکہ یہ امر اچھی طرح واضح ہو جائے۔ کہ آریوں کے وید شاستر قدم روح مادہ کے مؤید نہیں بلکہ حدوث روح و مادہ ہی کے مؤید ہیں۔

(۱) "ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں میں جگت (دنیا) کی پیدائش کا قدیم باعث ہوں تمام مال و دولت کا مالک اور اس کا بخشنے والا ہوں۔" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ منتر ۱)

رگوید کے اس منتر سے ثابت ہوا کہ خدائے برتر واحد ولاشریک ہی پہلے تھا۔ کیونکہ یہ فقرہ کہ "میں ایشور سب سے پہلے موجود" قدامت روح۔ مادہ۔ خلا زمانہ وغیرہ سب کی نفی کر رہا ہے۔ اور یہ ترجمہ بھی بانی آریہ سماج کا کیا ہوا ہے۔ (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش بار چہارم)

(۲) اس پرمیشور نے پرتھوی یعنی زمین کے بنانے کے لئے پانی سے رس کو لے کر مٹی کو بنایا۔ اسی طرح آگ کے رس سے پانی کو پیدا کیا۔ اور آگ کو ہوا سے۔ اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی (مادہ) سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔" (یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۷)

یہ منتر بھی صاف طور پر اس بات کا مظہر ہے۔ کہ روح مادہ انادی یا ازلی نہیں۔ بلکہ انہیں خود ایشور نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ اور یہی اسلامی عقیدہ ہے۔ اس منتر کے ترجمہ کے لئے دیکھئے جناب سوامی صاحب کی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ صفحہ ۱۷۸)

(۳) "جو موکش (نجات) ہے اس کا دینے والا ایک وہی ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ سو پرمیشر یعنی زمین وغیرہ کے ساتھ محیط ہو کر قائم ہے۔ اور اس سے الگ بھی ... کیونکہ اس میں پیدائش وغیرہ (پیدا ہونا اور مرنا) کا روبار نہیں۔ اور (وہ) اپنی سامرتھ (قدرت) سے سب دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ اور آپ کبھی جنم نہیں لیتا۔" (یجر وید ادھیائے ۳۲/۴)

(۴) "اس پرش (ایشور) کی غایت درجہ قدرت ہی اس دنیا کے بنانے کا مصالحہ و مواد ہے۔ کہ جس سے یہ سب دنیا پیدا ہوتی ہے۔ سو پرمیشور سب کا بنانے والا دنیا میں محیط ہو کر دیکھ رہا ہے۔" (یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۴ از بھاشیہ بھومکا ہندی صفحہ ۱۲۲)

وید کے ان منتروں کے بعد ذیل میں بعض دیگر شاستروں سے بھی چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ جو کہ اس امر کے مؤید ہیں۔ کہ روح مادہ ازلی نہیں۔ بلکہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے انہیں پیدا کیا ہے۔

(۵) "شروع میں یہ صرف آتما (خدا) ہی تھا وہ پرش کی طرح تھا۔ اس نے اپنے چاروں طرف دیکھ کر اپنے سوا اور کچھ نہ دیکھا۔ اس نے "میں ہوں" پہلے یہ کہا۔ اس لئے اس کا نام میں ہوا" (برہدارنیک۔ اپنشد ترجمہ پنڈت راجہ رام جی صفحہ ۴۵)

(۶) "اس کائنات سے پیشتر محیط کل پرمیشور ہی تھا۔" (بحوالہ شت پتھ برہمن منقول از بھاشیہ بھومکا اردو سوامی دیانند جی صفحہ ۵۳)

(۷) "اس سے پہلے یہ (کائنات) کچھ بھی نہ تھی۔" (بحوالہ شت پتھ براہمن از بھومکا صفحہ ۵۳)

(۸) "اس کائنات سے پہلے صرف ایک آتما (ایشور) ہی تھا۔ اور کوئی دوسری چیز نہ تھی۔" (بحوالہ ایتری اپنشد از بھومکا صفحہ ۵۴)

اسی طور کے اور بھی کئی ایک اقتباس دیئے جا سکتے ہیں۔ مگر جگہ کی قلت کے باعث صرف انہی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اور ان کے بعد ایک دو ایسے حوالے بھی آریہ سماج کے مسلم شاستروں سے نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکے کہ ویدک ایشور نے اس دنیا کو کس طرح اور کیونکر پیدا کیا۔ تا وہ آریہ دوست جو مسلمانوں سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے۔ کہ دنیا کس نے پیدا کی۔ کس چیز سے پیدا کی۔ کب پیدا کی۔ اور کیوں پیدا کی؟ آیا خدا نے اپنے جسم سے پیدا کی یا مادہ سے اگر جسم سے پیدا کی تو ہمہ اوست کا مسئلہ ثابت اگر مادہ سے پیدا کی۔ تو آریہ سماج کی فتح ہے اور یہ بھی پوچھا کرتے ہیں۔ کہ خدا نے کن کس کو کہا۔ جب کوئی چیز خارج میں تھی نہیں تو کس کو کہا کن اور کون فیکون ہوئی۔ سو اس قسم کے اعتراض کرنے والے سماجی احباب کو مندرجہ ذیل دو منتر اور تین شاستری حوالے پڑھ لینے چاہئیں تاکہ انہیں مذکورہ اعتراضات کے جواب سمجھ میں آسکیں۔

(۹) "کون یقیناً جانتا ہے۔ اور کون بیان کر سکتا ہے۔ کہ یہ کائنات کہاں سے آ پیدا ہوئی۔ اور کس طرح اس کی تخلیق ہوئی۔ کیونکہ دیوتا (فرشتے) اس کے بعد کے ہیں۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کہاں سے نمودار ہوئی" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۹ منتر)

(۱۰) "یہ خلقت کہاں سے آ موجود ہوئی۔ یا اسے آکاش (آسمان) میں جو اس کا منتظم ہے۔ وہ بھی اس کو جانتا ہے یا وہ بھی نہیں جانتا" (منتر ۲) ترجمہ کے لئے دیکھئے وید اپدیش حصہ اول پنڈت راجہ رام صاحب

(۱۱) آریہ دوست جس قسم کے سوالات نیز مسلمانوں سے کیا کرتے ہیں۔ وہی سوالات خود وید نے اٹھائے۔ مگر باوجود اس کے وہ ان کے جواب سے قاصر رہا۔ امید ہے ہمارے آریہ بھائی مسلمانوں پر اس قسم کے بے معنی سوالات کرنے سے قبل وید کے محولہ بالا ہر دو منتر مدنظر رکھ لیا کریں گے۔ اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل دو شاستری حوالہ جات بھی مدنظر رکھا کریں۔

(۱۲) "یقیناً یہ برہم (ایشور) ہی پہلے اکیلا تھا وہ خود ایک ہی تھا۔ اس نے دیکھا۔ اگرچہ میں عظیم اور پوجا کے لائق ہوں۔ تب بھی میں ایک ہی ہوں۔ اس لئے میں اپنے سے اپنی ہی مانند دوسرا دیو بناؤں گا۔ بعد ازاں اس نے تپ (ریاضت) کیا۔ تکالیف برداشت کیں۔ اور بڑا تپ کیا۔ جس کے باعث اس (ایشور) کے ماتھے پر پسینہ کی بوندیں آ گئیں۔ اس پسینہ سے اسے بڑی خوشی ہوئی۔ اس کے بعد اس نے بہت ہی محنت کی۔ اور بہت ہی تکالیف و مصائب برداشت کئے۔ اور بڑا بھاری تپ کیا۔ جس سے اس کے بدن کے روئیں روئیں سے الگ پسینہ کی دھاریں بہنے لگیں۔ ان دھاروں کو دیکھ کر اس (ایشور) کو بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور اس نے کہا۔ کہ میں اپنے (پسینہ کی) دھاروں سے دنیا کو پیدا کروں گا۔ (چنانچہ بعد میں انہی سے دنیا پیدا کر دی۔)" گوپتھ براہمن۔ از رسالہ ویدک دھرم صفحہ ۱۷۳)

(۱۳) "اس (ایشور) کو تنہائی میں آنند نہ ہوا۔ اس لئے دنیا میں اکیلے کسی کو آنند نہیں آتا۔ تب اس نے دوسرے ساتھی کو چاہا۔ پھر وہ اتنا موٹا ہوا جتنے دو مرد عورت مل کر ہوتے ہیں اس نے اپنے جسم کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ سے تو مرد اور دوسرے سے عورت بنی (پھر) اس سے (دوسرے) انسان پیدا ہوئے عورت نے دیکھا۔ کہ اس نے مجھ کو اپنے جسم سے بنا کر مجھ سے آکش (وصل) کیا ہے۔ اسلئے وہ دکھ کے مارے کہیں چھپ گئی۔ اور گائے بن گئی۔ تب پرش نے بھی سانڈ بن کر اس گائے سے صحبت کی۔ تب اس سے گائے کی نسل پیدا ہوئی۔ اس لئے وہ شرم کے مارے دوسرے مادہ حیوانات بنتی چلی گئی۔ اور مرد بھی نر حیوان بنتا چلا گیا۔ الغرض چیونٹی تک آ کر یہ ذکر ختم

فریضۂ تبلیغ اور جماعت احمدیہ

ایک وقت تھا کہ مسلمان دنیا کے چپہ چپہ پر اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف تھے۔ تبلیغ اسلام گویا ان کی رُوح کی غذا تھی۔ یہی وہ قوم تھی جس نے قلیل عرصہ میں دنیا جہان میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ انہی کی کوششوں کے نتیجہ میں ہزاروں مُردہ رُوحیں زندگی کا سانس لینے لگیں۔ اور لاکھوں انسان شیطانی قیود سے نجات پا کر آستانۂ الوہیت پر آ گئے۔ ماضی کی تواریخ کے اوراق انکے کارہائے نمایاں سے مزین ہیں۔ وہ کونسا ملک اور علاقہ تھا۔ جہاں مجاہدینِ اسلام کفر و ضلالت کے لشکروں کے مقابل سینہ سپر نظر نہ آتے ہوں۔ خدائے قدوس نے ان کی ان کوششوں کو نوازا اور ایک عالم کو حلقہ بگوشِ اسلام کر دیا۔

مگر آہ! ایک یہ زمانہ ہے کہ اغیار تو تبلیغی میدانوں میں جوش و خروش سے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں لیکن مسلمان کہلانے والے غفلت کی نیند سو رہے ہیں انہیں خبر ہی نہیں کہ دشمنانِ اسلام دینِ حق کی بیخکنی کیلئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ ایسے پُر ظلمت زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی یہ حالت ہو چکی تھی۔ کیا اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ کوئی مردِ خدا آسمانی تائید و نصرت کے ساتھ اٹھتا۔ اور قوم مسلم کی صحیح راہنمائی کر کے اُسے اسی مسلک پر لے جاتا۔ جس پر صدیوں قبل مسلمان من حیث القوم عمل پیرا تھے۔ سو عین وقت پر باذن الٰہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اُٹھے اور آپ نے نہایت درد انگیز الفاظ میں مسلمانوں کو یوں مخاطب کیا ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

جو سعید روحیں تھیں انہوں نے اس آواز پر لبیک کہنا شروع کر دیا۔ اور ہزارہا نفوس خدا کے اس مامور و مرسل کے ہاتھ پر جمع ہو گئے۔ مگر افسوس اُن پر جنہوں نے آپ کی آواز کو ٹھکرا دیا۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں "وہ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ مَیں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو فریضۂ تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کی بعثت کی اہم غرض یہی تھی۔ کہ آپ مختلف اقوام کو دین واحد پر جمع کریں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

اس اہم مقصد کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے جو کچھ تبلیغی میدان میں سعی کی وہ محتاج بیان نہیں۔ مخالفین کی درجنوں شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے یہ امر بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ احمدی قوم نے تبلیغ حق میں جانی۔ مالی۔ اور وقتی قربانیوں میں بے مثال نمونہ قائم کیا ہے۔ حال ہی میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:-

"یہ ناممکن ہے کہ ملک میں کوئی حرکت ہو۔ اور قادیانی جماعت اس میں اپنی تبلیغی شرکت نہ کرے۔ بلا خوف لامت لائم ہم قادیانیوں کی اس جرأت کی داد دیتے ہیں کہ وہ کسی اچھے موقع و محل کو ضائع نہیں جانے دیتے۔ مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً چاہیئے کہ ان لوگوں سے سبق حاصل کر کے غفلت کو چھوڑ دیں۔" (اہل حدیث ۱۴ر مئی ۱۹۴۳ء)

جہاں تک دوسرے مسلمانوں سے مقابلہ کا سوال ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ لیکن جہاں تک اس پروگرام کی وسعت و عظمت کا تعلق ہے۔ جو جماعت کے سامنے ہے۔ اور جس کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر تھی۔ ہماری کوششیں اور ہماری جد و جہد تا حال بہت محدود ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو موتوا قبل ان تموتوا کا ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے اور جس قربانی کا خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مطالبہ ہو۔ اس پر لبیک کہنے کے لئے ہر بھائی کو مستعد ہونا چاہیئے۔ یہ مت سمجھو کہ چونکہ یوم التبلیغ گذر چکا ہے۔ لہذا ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکے۔ اور پھر وقت آنے پر تبلیغ میں مصروف ہو جائیں گے۔ مومن تو کسی وقت بھی اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہو سکتا۔ یوم التبلیغ تو جماعت میں تبلیغ کیلئے ایک اجتماعی بیداری پیدا کرنیکے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر اسکے بعد جماعت کا کوئی فرد انفرادی تبلیغ میں سال بھر مشغول نہ رہے۔ تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اس نے یوم التبلیغ کے مقصد کو نہیں سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تمام دنیا کی راہنمائی اور ہدایت کیلئے چنا ہے اور اسلئے تبلیغ جماعت احمدیہ کی زندگی کا اہم مقصد ہے۔

پس جہاں آج مادی دنیا میں خون ریز جنگ لڑی جا رہی ہے۔ وہاں عالم روحانیت میں رحمانی اور طاغوتی طاقتوں میں ایک جنگ برپا ہے۔ جس کی خبر انبیاء علیہم السلام مختلف زمانوں میں دیتے آئے ہیں۔ پس ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطا کردہ روحانی اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہو جائے۔ اور اسوقت تک دم نہ لے جبتک کہ آسمانی نوشتہ پورا نہیں ہوتا کہ نسل آدم کیلئے ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خاکسار خواجہ خورشید احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

کچھ عرصہ ہوا۔ مَیں نے الفضل کے ذریعہ تحریک کی تھی۔ کہ جو دوست اپنا روپیہ قادیان کے کارخانوں میں نفع حاصل کرنے کی غرض سے لگانا چاہے۔ ان کے لئے آجکل جنگی ٹھیکوں کی وجہ سے اچھا موقعہ ہے۔ چنانچہ میری معرفت اس وقت تک متعدد احباب مختلف کارخانوں میں مختلف صورتوں میں روپیہ لگا چکے ہیں۔ جس کی مجموعی تعداد ستر ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ یہ اعلان اس غرض سے کیا جا رہا ہے کہ جو مزید دوست اس کام میں حصہ لینا چاہے اور ان کے پاس فالتو روپیہ ہو۔ وہ خاکسار سے خط و کتابت کر کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ شرائط مطابق شریعت اسلامی ہونگی اور میں انشاء اللہ اپنی تسلی کے مطابق حتی الوسع محفوظ صورت میں روپیہ لگاؤنگا۔ متوقع نفع مختلف صورتوں میں بالعموم آٹھ فی صدی سالانہ سے لیکر دس بارہ فی صدی تک ہوتا ہے۔ خواہشمند احباب اپنا روپیہ دفتر محاسب قادیان کے ذریعہ یا براہ راست میرے نام فوراً ارسال فرما دیں۔ جتنے دن میرے پاس روپیہ رہیگا۔ میں اس کا امین ہونگا۔ اس کے بعد میری ذمہ داری صرف اخلاقی ہوگی۔ اور اصل شرعی اور قانونی ذمہ داری روپیہ لینے والے کارخانہ دار پر ہوگی۔ اور میں انشاء اللہ اپنی سمجھ کے مطابق پوری ہمدردی اور احتیاط سے کام لونگا۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۹/۶/۴۳

علماء آریہ سماج کو فیصلہ کی دعوت

پچھلے دنوں قادیان میں باہر سے آکر ایک آریہ سماجی لیکچرار نے یہ لیکچر دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب چونکہ سنسکرت زبان اور ویدوں سے بالکل بے خبر تھے۔ اس لئے انہوں نے گوشت خوری وغیرہ مسائل کے متعلق بہت سی ایسی باتیں اپنی تصانیف میں ویدوں کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ جو کہ ویدوں اور دیگر سنسکرت لٹریچر میں نہیں پائی جاتیں۔

مجھے افسوس ہے کہ پنڈت جی کی موجودگی میں یہ بات مجھ تک نہ پہونچی۔ ورنہ اسی وقت محض خدا کے فضل و کرم سے ان کے اس بے بنیاد دعوے کی تردید کر دی جاتی۔ مجھے کل ہی یہ بات پہونچی ہے۔ لہٰذا آج میں ان پنڈت صاحب اور دیگر آریہ سماج کے عالموں سے اس بات کا پر زور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔ تو وہ تمام باتیں جو ان کے خیال میں حضرت اقدس نے نعوذ باللہ ویدوں کی طرف غلط منسوب کی ہوئی ہیں لکھ کر کسی اپنے اخبار میں شائع کر کے مجھے اس کا ایک پرچہ قیمتاً بھیجدیں۔ میں ویدوں اور دیگر سنسکرت لٹریچر سے ثابت کر دونگا۔ کہ وہ تمام کی تمام باتیں، جو کہ حضرت اقدس نے گوشت خوری وغیرہ کے متعلق ویدک لٹریچر کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہ سب کی سب ویدک لٹریچر میں پائی جاتی ہیں۔

میں آریہ سماج کے علماء کی خدمت میں مکرر عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کا مذکورہ بالا دعوے سراسر جھوٹا اور غلط ہے۔ اور اگر آپ کو اس میں شبہ ہو تو آپ آئیں۔ اور تصفیہ کر لیں۔ مجھے آپ پر تعجب ہے۔ کہ تین سال کے عرصہ سے گوشت خوری ویدک توحید۔ قرآنی توحید وغیرہ کے متعلق آپ کو مقابلے کی دعوت دی گئی۔ ویدوں کے نزول کے متعلق سوامی جی کے دعوے کے غلط ہونے پر آپ کو چیلنج دیئے گئے۔ بعد میں یاددہانی بھی کرائی گئی۔ مگر سوائے خاموشی یا بعض آریوں کیطرف سے گالیوں پر مشتمل خطوط کے اور کچھ جواب موصول نہ ہوا۔ اس پر بھی بے علم لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے سے آپ کے لیکچرار باز نہیں آتے۔

پس یہ فیصلہ کن دعوت ہے۔ وہ تمام کی تمام باتیں جو آپ کے خیال میں حضرت اقدس نے نعوذ باللہ ویدک لٹریچر کی طرف غلط منسوب کی ہوئی ہیں کسی اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ تاکہ علمی طبقے کے لوگوں پر آپ کے بے بنیاد دعوے کی حقیقت کھل جائے۔ تین سال ہوئے گوشت خوری پر میں نے مضامین لکھے۔ بعد میں ان کو ایک احمدی دوست نے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر کے تقسیم بھی کیا۔ مگر آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ حالانکہ انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا۔ کہ آپ میدان میں آکر جواب دیتے۔ بہرحال آج پھر آپکو اس امر کی دعوت دے دی گئی ہے۔ امید ہے آپ اسے منظور کر لیں گے۔ تاکہ حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن۔ مولوی فاضل۔ کاویہ تیرتھ۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

کشمیر کی جماعتوں کے واسطے تقرری انسپکٹر بیت المال

راجہ غلام محمد خان صاحب ساکن بارڈ(؟) پورہ ضلع اسلام آباد (کشمیر) کو کشمیر کی جماعتوں کے معائنہ حسابات وصولی چندہ ہائے وغیرہ کے واسطے نظارت ہذا کیطرف سے انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب و عہدہ داران جماعت علاقہ کشمیر کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ راجہ صاحب مذکور کے ساتھ تعاون کر کے انکو بجا آوری فرائض متعلقہ میں امداد دیویں۔ ناظر بیت المال

مغربی افریقہ میں آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی تشریف آوری کا اثر

مغربی افریقہ کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان کے مغربی افریقہ جا کر مسجد کی بنیاد رکھنے سے افریقہ میں اشاعت اسلام و احمدیت کے لئے نیا باب کھلا ہے۔ میگوس کے اخبارات نے تین تین مرتبہ اس مبارک تقریب کا ذکر کیا ہے۔ پہلے بنیاد رکھی جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اصل تقریب پر انعقاد کا ذکر اور بعد میں معزز مہمانوں کی روانگی کی خبریں شائع کی ہیں۔ ہمارے پہلے مبلغ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے مغربی افریقہ جانے سے قبل عام سیاہ فام باشندوں کا خیال تھا کہ اسلام کالے لوگوں کا اور مسیحیت سفید لوگوں کا مذہب ہے۔ لیگوس نائیجیریا کی جماعت مولوی صاحب موصوف کے واپس آجانے کے بعد ۱۳۰ برس تک تبلیغ کے بغیر رہا۔ اور اس کی تربیت نہیں کی گئی۔ اس تقریب سے انشاء اللہ نیا دور شروع ہوا ہے۔

امریکہ سے اطلاع ملی ہے۔ ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء کو کیوبا جاتے ہوئے سر موصوف نے احمدی جماعت کے نمائندوں سے جو تمام جماعت ہائے امریکہ سے خاص طور پر شکاگو میں جمع ہوئے تھے۔ ملاقات فرمائی۔ نیز عرب شبان کلب میں جنگ کے بعد کا تعمیری پروگرام اسلامی تعلیم کی روشنی میں عمدگی سے پیش کیا۔ اس تقریر کو ہمارے مسلم سن رائز شکاگو نے شائع کیا ہے۔

ایک نہایت ضروری اعلان

تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والا ہر مجاہد دیکھ لے۔ اگر اس نے ابھی تک اپنا سال نہم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ تو اس ماہ میں ادا کر لے۔ اگر جون میں ادا نہیں کر سکتا۔ تو جولائی میں ادا کر لے۔ کیونکہ جولائی ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے سابقون کا دوسرا دور ہے۔ مگر زمیندار اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے ۳۱۔ جولائی کی تاریخ سابقون اولون کی صف اول میں لاتی ہے۔ کیونکہ زمینداروں کی فصل پورے طور پر جون میں بک سکتی ہے۔ اور بیرون ہند کے وعدوں کی میعاد ۳۰۔ اپریل کو ختم ہوتی ہے پس زمیندار اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ مرکز میں پہونچا دینا سابقون اولون کے گروہ اول میں شامل ہونا ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نظارت بیت المال کیلئے کلرکوں اور انسپکٹروں کی ضرورت

نظارت بیت المال میں دفتر کے لئے چند کارکنوں کی اور مضافات کی جماعتوں کا معائنہ کرنے کے واسطے چند انسپکٹروں کی ضرورت ہے جن کی تنخواہوں کے گریڈ ۳۰-۱-۲۵-اور ۳۰-۱/۲-۱-۴۵ حسب لیاقت ہوں گے۔ انٹرنس پاس اور مولوی فاضل امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ چونکہ یہ مستقل اسامیاں ہوں گی۔ اس لئے ان کو کمیشن کا امتحان پاس کرنا پڑے گا۔ درخواست کے ہمراہ علاوہ نقول لیاقت سرٹیفکیٹ کے چال چلن کے متعلق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق بھی آنی چاہیے۔ خواہشمند احباب ۱۵۔ ماہ جون تک اپنی درخواستیں دفتر بیت المال میں بھیجدیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستیں قابل قبول نہ ہونگی (ناظر بیت المال)

جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کا تقرر

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر اپریل ۱۹۴۳ء تک منظور کر لیا گیا ہے:-

سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

سیکرٹری تبلیغ - میاں شیر محمد صاحب حکیم
سیکرٹری تعلیم و تربیت حکیم شیخ امام الدین صاحب
سیکرٹری مال - ماسٹر محمد یوسف صاحب
سیکرٹری امور عامہ - میاں غلام محمد صاحب
درس کنندہ - میاں غلام اللہ صاحب
" " نائب - احمد الدین صاحب
پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ - اہلیہ حکیم شیخ امام الدین صاحب - سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکینہ بیگم اہلیہ میاں عبدالسلام صاحب

منڈی چڑی ضلع شیخوپورہ

صدر - میاں روشن دین صاحب صراف
سیکرٹری تعلیم و تربیت میاں عبدالرحمن صاحب
سیکرٹری تبلیغ - میاں مبارک احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ - سید محمد شاہ صاحب
سیکرٹری مال - میاں عبدالرحمن صاحب
محصل - میاں ولی محمد صاحب

چک ۱۱-۱/۶ ضلع منٹگمری

سیکرٹری تعلیم و تربیت - چوہدری حاکم دین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ونشرواشاعت سید محمد حسین شاہ صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری اللہ دتا صاحب
" امور عامہ - " رحمت خاں صاحب
نائب " " " نور محمد صاحب
امام الصلوٰۃ - ماسٹر علی محمد صاحب مسلم -

چک ۵۵ محمودپور متصل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ - چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار
سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری محمد قاسم صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار
سیکرٹری تبلیغ ونشرواشاعت - محمد صادق صاحب
سیکرٹری امور عامہ - چوہدری نور محمد صاحب -

جرمن روس میں بڑا حملہ کیوں نہیں کرینگے

ایک طویل مدت تک یہ اعلان کرتے رہنے کے بعد کہ جرمن فوجیں روس میں تیسرا بڑا حملہ شروع کرنے والی ہیں - برلین ریڈیو کے اس اعلان پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں کہ جرمن فوجیں روس میں بچاؤ کی لڑائی لڑتی رہیں گی - یہ اعلان برلین ریڈیو کے فوجی مبصر جنرل ڈیٹ فار نے کیا ہے - جرمن دنیا کو یقین دلانے کے لئے کیوں بیقرار اور بیتاب ہیں - اس کے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں - ایک بیان یہ ہے کہ جرمن اتحادیوں کو فریب دینے کی کوشش کر رہے ہیں - مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں انکشاف کیا تھا - کہ روس میں اس وقت ۱۹۰ جرمن ڈویژن اور ۲۸ طفیلی ملکوں کے ڈویژن ہیں - اگر جرمن ہائی کمانڈ نے اپنی فوجوں میں کوئی ردو بدل کیا ہوتا - تو روس کو سب سے پہلے اس کا علم ہوتا - روسیوں کو اس کے برعکس تین ہفتے قبل یہ توقع تھی کہ جرمن ماسکو پر حملہ کرنیوالے ہیں - اور اس حملے کو روکنے کے لئے تیار تھے - ایسے حملے کے لئے حالات بھی سازگار تھے - مگر یہ حملہ نہیں ہوا - اس دوران میں تونسیہ میں محوری فوج کا خاتمہ ہوگیا - ہوسکتا ہے - کہ اس وجہ سے روس میں حملہ شروع نہ کیا گیا ہو - یہ حقیقت ہے - کہ جرمن ہائی کمانڈ نے کوئی فوجی ردو بدل نہیں کیا - فرانس، ہالینڈ اور بلجیم میں ۴۵ ڈویژن فوج ہے - ۱۰ ڈویژن بلقان میں ہیں اور ۵۰ ڈویژن رینر و جرمنی اور پولینڈ میں ہیں بلقان سے جو اطالوی فوجیں واپس گئی ہیں - ان کی جگہ ہٹلر دینے میں سے فوج بھیج رہا ہے - اس کے علاوہ ہوائی طاقت سے متعلق ۱۰ لاکھ جرمن فوج مغربی یورپ اور جرمنی کے مختلف مقامات پر ہے - یورپ کے دفاعی مورچوں کو مضبوط بنانے کے لئے ۱۴ لاکھ کی فوج الگ ہے - ان اعداد کی بنا پر بعض مبصروں کا خیال ہے - کہ جرمنی کی فوجی طاقت اب اس قابل نہیں کہ وہ کوئی بڑا حملہ کرسکے -

ایک اور نظریہ پیش کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کی دفاعی پوزیشن چونکہ مضبوط اور مستحکم ہے - اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اس دفعہ روسی بڑے پیمانے پر حملہ کریں اور اس طرح اپنی طاقت کو کمزور کریں - تاکہ جرمن بعد میں پوری طاقت سے اتپر وار کر کے کامیابی حاصل کرسکیں - مگر اس کا انحصار صرف روس پر نہیں بلکہ دوسرے اتحادی ملکوں پر بھی ہے -

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں - انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں - اپنا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا - جو ہر طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا - اور نفع لائے گا -

ناظر بیت المال قادیان

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ رجون۔ جرمن اور اطالوی ریڈیو سٹیشنوں نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے جزیرہ لمپاڈوسا میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر جرمنوں نے انہیں مار کر بھگا دیا۔ یہ جزیرہ سسلی کے جنوب میں ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ابھی لنڈن سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہوئی۔

ملبورن ۸ رجون۔ آسٹریلیا میں ہر شخص کے لئے ۸ اونس مکھن کے ہفتہ وار راشن کا اعلان کیا گیا ہے۔ برطانیہ میں صرف ۲ اونس مکھن ملتا ہے۔

بوئنس آئرس ۸ رجون۔ ارجنٹائن کی جدید حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنی موجودہ پالیسی کے مطابق تمام امریکن حکومتوں سے دوستی قائم رکھے گی۔ وہ بیرونی دنیا کے متعلق فی الحال ناطرفدار رہنا چاہتی ہے۔ اور اپنے ملک میں کسی بیرونی طاقت کی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گی۔

انقرہ ۸ رجون۔ کل جنرل عصمت انونو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ترکی کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ملک میں امن قائم رکھا جائے۔ اور اسے جنگ سے علیحدہ رکھا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ ترکی اپنی حفاظت کے لئے بشرط ضرورت بلند ہوا اور زمین پر زبردست لڑائی لڑے گا۔

لنڈن ۸ رجون۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی انجینئروں نے برطانیہ کے مغرق جنگی جہاز "ریپلس" کو سمندر سے نکلنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۸ رجون۔ مسٹر چرچل نے اپنی کل کی تقریر میں مزید کہا کہ روس میں جرمنوں کے اپنے ۱۹۰ ڈویژن اور ان کے ہتھیائے ہوئے ملکوں کے ۲۸ ڈویژن موجود ہیں۔ یہ ساری فوج اعلیٰ درجے کے ہتھیاروں سے لیس ہے۔ علاوہ ازیں روس کے ۲۰۰۰ لمبے محاذ پر دنیا کی بہت بڑی لڑائی کی بے مثال تیاریاں ہو رہی ہیں۔ دشمن نے بحیرہ اٹلانٹک میں آبدوزوں کا اتنا بڑا جال پھیلا رکھا ہے کہ کہیں نہ کہیں اتحادی قافلوں کو ان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ہم آبدوزوں پر پوری طرح قابو نہیں پا سکے۔

بنارس ۸ رجون۔ بنارس کی سی۔ آئی۔ ڈی نے ایک ایسی جگہ کا پتہ لگایا ہے۔ جہاں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا خفیہ دفتر ہے پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت نے اس مقام پر چھاپا مارا۔ اور تلاشی لی پولیس کو بہت سی چیزیں ملیں۔ جس میں دو وائرلیس ٹرانسمیٹر ایک سائیکلوسٹائل مشین۔ ٹائپ رائٹر اور ہزاروں کانگرسی بلیٹن بھی شامل ہیں۔ پولیس کو ریکارڈ میں ایسے کاغذات بھی ملے ہیں۔ جن میں کانگرسی ورکروں کو خفیہ ہدایات دی گئی تھیں۔

میڈرڈ ۸ رجون وزیر خارجہ ہسپانیہ نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں شہروں پر بمباریوں کے متعلق ہسپانیہ کے رویہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اپیل کی گئی ہے۔ کہ دو علاقے بنا دیئے جائیں ایک بمباری کا علاقہ اور دوسرا بمباری سے مستثنیٰ علاقہ۔

لنڈن ۸ رجون۔ مسٹر چرچل کے لنڈن پہنچنے پر لنڈن کے اخبارات یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ جنگ کے انتہائی خونریز دور کا آغاز ہونے کو ہے۔ مسٹر چرچل کی لنڈن کو واپسی کے معنی یہ ہیں کہ اس نازک دور کے آغاز کی گھنٹی بج چکی ہے۔

بوئنس آئرس ۸ رجون۔ ارجنٹائن کے نئے صدر کے استعفےٰ کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان کے کابینہ میں محوریوں سے تعلق توڑنے پر اختلاف ہو گیا تھا۔ وزارت کے کچھ ارکان تعلق توڑنے پر رضامند تھے اور کچھ نا رضامند۔ ابھی تک یہ اختلاف ختم نہیں ہو سکے۔

لنڈن ۸ رجون۔ مئی کے مہینے میں دشمن کی تیس آبدوزیں بحر اوقیانوس میں اتحادی ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں نے غرق کیں اور قریباً ۱۲۰ کو نقصان پہنچایا۔

لائلپور ۸ رجون۔ سر چھوٹو رام نے ایک تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ نہ تو امسال آسٹریلیا سے گندم آنے کا کوئی امکان ہے۔ اور نہ ہی گندم کی قیمتوں پر امسال کنٹرول ہوگا جو کچھ میں کہہ چکا ہوں۔ اس کے خلاف اگر کوئی خبر پریس میں شائع ہو۔ تو اسے محض اختراع سمجھنا چاہیئے۔

پشاور ۸ رجون۔ سردار اجیت سنگھ وزیر سرحد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو سو سال سے ہم کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ خود سندھ اور بنگال میں مسلم لیگ کے ساتھ مل کر وزارتیں بنا لیتے ہیں۔ کلکتہ کارپوریشن میں مسلم لیگ سے معاہدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر سکھ مسلم لیگ سے مل کام کریں۔ تو مخالفت کرنے لگتے ہیں

بمبئی ۹ رجون۔ آج مسٹر ساورکر نے ایک بیان میں کہا کہ مختلف صوبوں میں وزارتیں قائم کرنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ میں انکا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور مہاسبھا کے ممبروں کو ان میں شامل ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مسلم لیگ کی وزارتوں میں بھی اپنے حق کے طور پر ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ ہندو اکثریت والے صوبوں میں بھی لیگ کو وزارت میں شامل ہونے کی دعوت دینی چاہیئے۔ لیکن ان صوبوں میں وزیر اعظم بہرحال ہندو ہونا چاہیئے۔

واشنگٹن ۱۰ رجون۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس نے کل وائٹ ہاؤس میں صاحب موصوف سے ملاقات کی۔

کراچی ۱۰ رجون۔ صوبہ سندھ کے ہندو وزیر ڈاکٹر ہیمن داس نے مسٹر جناح کے ساتھ اپنی بات چیت کی اطلاع مسٹر ساورکر کو دے دی۔ ان کی طرف سے جواب آنے پر وہ پھر مسٹر جناح سے ملیں گے۔

بوئنس آئرس ۹ رجون۔ ارجنٹائن میں مارشل لا واپس لے لیا گیا ہے۔ اب ملک میں بالکل امن و امان ہے۔

لنڈن ۱۰ رجون۔ آج سے تین سال قبل اٹلی نے فرانس پر حملہ کر کے اس کی پیٹھ میں اچانک چھرا گھونپ دیا تھا۔ آج اسکی سالگرہ اس طرح منائی گئی۔ کہ انگریزی طیاروں نے پینٹی لیریا پر زور شور سے حملہ کیا۔ اور اس مضمون کے اشتہار بھی بکثرت پھینکے۔ کہ پینٹی لیریا کی اطالوی فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ تاکہ پینٹی لیریا کے عوام مصیبت سے بچ جائیں۔

لنڈن ۱۰ رجون۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اطالوی بحری بیڑے کے اپریل ۱۹۴۳ء تک دو ہزار تین سو آدمی مارے گئے۔ ۱۴ ہزار لاپتہ ہیں۔ اور ۱۲ ہزار گرفتار ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ رجون۔ الجیریا میں فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کا پھر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ ساری فرانسیسی فوجوں کی کمان ایک ہونی چاہیئے۔

ماسکو ۱۰ رجون۔ روسی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے سات ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ اور جرمنی کے ۱۵۰ اور ۱۶۰ کے درمیان ہوائی جہاز برباد کر ڈالے۔ شنبہ کو ۷۰ جرمن طیاروں نے والکاف پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ روسیوں نے ۲۴ جرمن طیارے گرائے۔ روسیوں کے صرف دو ہوائی جہاز کام آئے

چنگکنگ ۱۰ رجون۔ امریکی طیاروں نے چین کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر انڈو چائنا میں جاپانی ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اور کافی نقصان پہنچایا۔ چینی فوجیں دریائے یانگ سی کے ساتھ ساتھ برابر کامیابی حاصل کر رہی ہیں اور ینگ چانگ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر